گیارہواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بدھ 11 فروری 2009

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

پنجاب میں فوڈ انسپکٹرز کی تعداد ودیگر تفصیلات

4:جناب محمد محسن خاں لغاری: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)اس وقت پنجاب میں فوڈانسپکٹرز کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں ؟

(ب)فوڈانسپکٹرز کے فرائض بیان فرمائیں ؟

(ج)سال 2008 کے پچھلے تین ماہ میں فوڈ انسپکٹرز نے خوردنی اشیأ کے کتنے نمونے لئے ہیں اور ناقص اشیأ بیچنے والوں کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں ؟

(د)حکومت اشیأخوردنی کی بہتر کوالٹی کی فروخت یقینی بنانے کے لئے کیااقدامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2008 تاریخ ترسیل 16 جون 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت کے پاس وقت فوڈانسپکٹر تعینات کرنے کااختیار نہ ہے یہ اختیار محکمہ خوراک کا ہے جس کے تحت فوڈگرین انسپکٹرز تعینات کئے جاتے ہیں-

محکمہ صحت سیکشن 16،مروجہ پیور فوڈآرڈیننس 1960،صرف Ex-Officio Food Inspectors اپنے محکمہ کے ہی آفیسرزوآفیشلز کو سیکشن 16 اور 32 کے تحت خوراک کے نمونے جمع کرنے اور عدالتوں میں مقدمات بھیجنے کے اختیارات دیتاہے-

(ب)انسپکٹرز تمام جگہوں کا معائنہ کرنے کااختیار رکھتاہے جو کہ خوراک بنانے،بیچنے وغیرہ کے لئے استعمال کی جارہی ہو-

ایسی تمام جگہوں کالائسنس چیک کرناجو خوراک بنانے یابیچنے کے لئے استعمال ہورہی ہو-واضح رہے کہ خوراک بنانے،بیچنے اوراسٹاک کرنے کے لئے لائسنس کاہوناضروری ہے-

انسپکٹرز کے فرائض پنجاب پیور فوڈآرڈیننس کے سیکشن 1960 اور ویسٹ پاکستان پیور فوڈرولز 1965 کے رول نمبر 43 میں تفصیلاًبیان کئے گئے ہیں تفصیل تتمہ ’’الف‘‘ ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے-

(ج)2008 کے آخری تین ماہ یعنی اکتوبرتادسمبر میں پکڑے گئے نمونہ جات کی تفصیل تتمہ ’’ب‘‘ ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے-

(د)واضح کیاجاتاہے کہ محکمہ صحت کے زیرنگرانی دولیبارٹریز 1-گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لاہور،2-گورنمنٹ پبلک اینالسٹ ملتان میں پیور فوڈآرڈیننس 1960 اوراس کے تحت بنائے گئے ویسٹ پاکستان پیور فوڈرولز 1965 کے مطابق کام کررہی ہیں جب کہ دو لیبارٹریزلاہوراور فیصل آباد میں لوکل گورنمنٹ کے زیرنگرانی اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں-

محکمہ صحت نے اپنے زیرنگرانی فرائض انجام دینے والی لاہور لیبارٹری کو موجودہ حالات کامقابلہ کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر منصوبہ جات جاری رکھے ہوئے ہیں-جس کی مدمیں 76.420 ملین روپے خرچ کئے جارہے ہیں-یہ منصوبہ 2010 کے وسط تک مکمل ہوجائے گا-پنجاب میں ڈویژنل لیول پر لیبارٹریز کی تعمیر کے لئے پی پی-1 تیار کیاجارہاہے-مزیدیہ کہ موبائل لیبارٹریز کا D-GPC-I ہیلتھ نے تیار کرلیاہے جس کا منصوبہ 14.642 ملین روپے ہے-

مزید محکمہ صحت کی تشکیل کردہ کمیٹی نے اشیأخوردنی کی کوالٹی بہتر بنانے اور صوبہ کے لوگوں کوملاوٹ کے بغیر خوراک مہیاکرنے کے لئے پنجاب پیور فوڈرولز 2007 کی صورت میں سفارشات مرتب کی ہیں جن پر جلد ہی عمل درآمد شروع ہوجائے گا-

(تاریخ وصولی جواب 28 جنوری 2009)

پنجاب کی صحت پالیسی ودیگر تفصیلات

48:چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)صوبہ پنجاب کی صحت کی پالیسی کیاہے ؟

(ب)صوبہ میں ادویات کی فراہمی اوران کے معیار کو جانچنے کے لئے کیاطریقہ کارہے ؟

(ج) جعلی میڈیسن کے خاتمہ کے لئے حکومت پنجاب کے اقدامات سے آگاہ فرمائیں ؟

(د) کیایہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں ادویات غیر معیاری اور ہوشربا قیمتوں پر میسر ہیں، کیاحکومت ان کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کاارادہ رکھتی ہے ؟

(ہ) پنجاب کے بڑے شہروں کیساتھ پسماندہ اضلاع خصوصاًپاکپتن کے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں مریضوں کو مفت علاج و معالجہ کی سہولتیں کب تک میسر آئینگی ؟

(تاریخ وصولی 2اگست 2008تاریخ ترسیل 23اگست 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)آئین پاکستان کے تحت صحت کی سہولتوں کی فراہمی کے بارے میں پالیسی مرتب کرنااور صحت عامہ کی سہولتوں کاانتظام کرنا مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

صوبہ پنجاب میں جوہیلتھ پالیسی زیر عمل ہے وہ 2001 میں مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں کی مشاورت سے تیار کی اور فی الوقت تمام صوبائی حکومتیں اور مرکزی حکومت اسی پر عمل پیراہے۔لہذاقومی سطح پر بنائی گئی ہیلتھ پالیسی ہی صوبوں میں رائج ہے۔ حکومت پنجاب فیڈرل ہیلتھ پالیسی 2001 کے فریم ورک میں رہتے ہوئے صوبے کے عوام کی صحت کی سہولتوں کو بہتر سے بہتر بنانے میں ہمہ تن مصروف ہے اوراس سلسلہ میں کئی ایک انقلابی اقدامات بروئے کارلائے جارہے ہیں۔ان میں ہیلتھ سیکٹر ریفارم پروگرام اور صوبے کے بڑے ہسپتالوں کو خود مختاری دینااہم اقدامات ہیں۔اس کے علاوہ بنیادی مراکز صحت سے لیکر ضلعی سطح کے ہسپتالوں میں بہتر سہولتوں کی فراہمی جیسے دیگراقدامات بھی شامل ہیں۔اسی سلسلہ میں حکومت نے حال ہی میں تمام ضلعوں میں BHUs کی جامع مرمت کاکام شروع کروایاہے۔حکومت نے حال ہی میں ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں Specialist ڈاکٹروں کیاسامیوں میں اضافہ کرنے کے اہم اقدامات بھی کئے ہیں اوراس سلسلہ میں ضروری ہدایات بھی جاری کرتی رہتی ہے۔

(ب)صوبہ کے سرکاری ہسپتال / ادارے اپنے مریضوں کے لئے ٹینڈر کے ذریعے پری کوالیفائیڈاور منظور شدہ ادویات ساز کمپنیوں سے ریٹ کنٹریکٹ کی بنیاد پر ادویات کی خریداری کرتے ہیں۔ادویات کے معیار کو جانچنے کے لئے خریدی گئی ادویات کے نمونہ جات ڈرگز ٹیسٹنگ لیبارٹری پنجاب کو بھیجے جاتے ہیں اور معیاری رپورٹ کے بعد ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔

(ج) جعلی ادویات کے خاتمہ کے لئے حکومت پنجاب نے ڈرگز انسپکٹروں کو تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کر کے ٹاؤن کی سطح پر تعینات کیے ہیں اور صوبہ بھر میں اس وقت 145 ڈرگز انسپکٹر ادویات کی فراہمی بہتر بنانے اور جعلی ادویات کی روک تھام کے لئے کام کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر عوامی نمائندگان، ڈویژنل کمشنرز، ڈپٹی کمشنرزاور محکمہ صحت کے افسران پر مشتمل ریجنل ٹاسک فورسز برائے انسداد جعلی ادویات بنائی گئی ہیں یہ ٹاسک فورسز اپنے کام میں بڑی مستعدی سے پیش رفت کر رہی ہیں۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) یہ درست نہیں ہے کہ صوبہ پنجاب میں ادویات غیر معیاری اور ہوشربا قیمتوں پر میسر ہیں۔جہاں تک ادویات کے معیار کا تعلق ہے محکمہ صحت حکومت پنجاب کے موثر اقدامات کی بنا پر معیاری ادویات مارکیٹ اور سرکاری ہسپتالوں میں دستیاب ہیں۔ادویات

کی قیمتوں کا تعین البتہ وفاقی وزارت صحت کا دائرہ اختیار میں ہے۔تمام سرکاری ہسپتالوں میں کھلے مقابلے کی بنیاد پر مارکیٹ سے بہت کم ریٹ پر ادویات خرید کر مریضوں کو مہیا کی جاتی ہیں۔

(ہ)حکومت پنجاب محکمہ صحت کی پالیسی کے مطابق صوبہ بھر میں قائم تمام سرکاری ہسپتالوں بشمول DHQہسپتال پاکپتن میں مریضوں کو مفت علاج و معالجہ کی سہولیات دستیاب ہیں۔حکومت پنجاب محکمہ صحت کے تمام ہسپتالوں میں ایمر جنسی کے مفت علاج و معالجہ اور ادویات کی فراہمی کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔حال ہی میں حکومت نے پنجاب بھر کے تمام ہسپتالوں میں گردے کے مریضوں کے لئے سو فیصد مفت Dialysis کی سہولیات اور علاج وادویات کی فراہمی کو بھی نافذ کر دیا ہے۔مزید براں محکمہ صحت صوبے کے تمام طبقوں کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے صحت کی ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کے لئے شب وروز کوشاں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 جنوری 2009)

ضلع رحیم یار خان میں بغیر لائسنس کے میڈیکل سٹورز و دیگر تفصیلات

88: مخدوم سید احمد محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں میڈیکل سٹورز اور میڈیکل پریکٹیشنرز بغیر لائسنس ادویات فروخت کرتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو 2002 سے اب تک ایسے کتنے میڈیکل سٹورز اور پریکٹیشنرز کے چالان کئے جا چکے ہیں اور ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 28 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں تمام میڈیکل سٹورز اور میڈیکل پریکٹیشنرز بغیر لائسنس ادویات فروخت کرتے ہیں البتہ جو بھی اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کے خلاف فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) 2002 سے ستمبر 2008 تک مختلف میڈیکل سٹورز اور میڈیکل پریکٹیشنرز کے 1616 چالان کئے گئے۔ڈرگ کورٹ سے اسی عرصہ کئے گئے مختلف مقدمات میں -/11829500 روپے جرمانے سے لے کر چار سال تک کی قید سخت کی سزائیں سنائی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 جنوری 2009)

شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کو فنڈز کی فراہمی کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

90: مخدوم سید احمد محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی حکومت اضلاع میں ادویات کی خریداری کے لئے فنڈ کس بنیاد پر فراہم کرتی ہے؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں 2003 سے آج تک کتنا فنڈ برائے ادویات فراہم کیا گیا، بالخصوص شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا تھا؟

(ج) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کے لئے مالی سال 07-2006 کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا تھا اور اس میں سے کتنا خرچ ہوا اور کتنا Lapse ہوا تفصیلات بتائی جائیں؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 28 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبائی حکومت ادویات کی خریداری کے لئے اضلاع کو کوئی فنڈز فراہم نہیں کرتی۔البتہ ضلعی حکومتیں اپنے بجٹ سے ادویات کی خریداری کے لئے ہسپتالوں اور سینٹروں کی ضروریات کے مطابق فنڈز مہیا کرتی ہیں۔

(ب) ضلعی حکومت رحیم یار خان نے ہسپتالوں اور سینٹروں کے لئے ادویات کی خریداری کے لئے مندرجہ ذیل فنڈز مہیا کئے:-

مالی سال	مہیا کردہ بجٹ برائے خریداری ادویات
2002-03	-/36862400روپے
2003-04	-/38596000روپے
2004-05	-/56563900روپے
2005-06	-/60639506روپے
2006-07	-/116442362روپے
2007-08	-/81138452روپے
2008-09	-/55000000روپے

شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کے لئے صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کئے جانے والے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	کل بجٹ	بجٹ برائے ادویات
2003-04	-/156474000	-/40000000روپے
2004-05	-/129960000	-/41000000روپے
2005-06	-/167188885	-/40000000روپے
2006-07	-/233388307	-/50000000روپے
2007-08	-/314287000	-/71980143روپے
2008-09	-/449315000	-/144809000روپے

(ج) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں مالی سال 2006-07 سے لیکر 2008-09 تک کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	فراہم کردہ بجٹ	خرچہ	Lapsedفنڈز
2006-07	-/50000000	-/45879597	-/4120403روپے
2007-08	-/71980143	-/66450138	-/5530005روپے
2008-09	-/144809000	-/12949883	(سال رواں ابھی ختم نہیں ہوا)

ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کی طرف سے بروقت رپورٹس نہ مل سکیں اور کمپنیوں نے بہت دیر سے بل جمع کروائے جس کی وجہ سے یہ رقم Lapse ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 28فروری 2009)

ضلع رحیم یار خان میں ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

91: مخدوم سید احمد محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل کتنے ڈرگ انسپکٹرز ہیں؟

(ب) ان ڈرگ انسپکٹرز نے سال 2003 تا 2007 کتنے جعلی میڈیکل سٹورز کے چالان کئے؟

(ج) جن میڈیکل سٹورز کے چالان کئے گئے، ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

(د)ضلع رحیم یار خان میں ڈرگ انسپکٹر کی کتنی خالی اسامیاں ہیں اور ان کی بھرتی کے لئے مطلوبہ تعلیمی معیار کیا ہے ؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 26 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)ضلع رحیم یار خان میں کل چار ڈرگ انسپکٹرز ہیں۔

(ب)ڈرگ انسپکٹرز نے 2003 سے 2007 تک 1172 میڈیکل سٹورز کے چالان کئے ہیں۔

(ج)جن میڈیکل سٹورز کے 2003 سے 2007 تک ڈرگ کورٹ میں چالان جمع کرائے گئے ان کا فیصلہ کرتے ہوئے ڈرگ کورٹ نے 9177500/-روپے جرمانہ کے ساتھ ساتھ تا برخاستگی عدالت سے لے کر چار سال تک کی قید سخت کی سزا سنائی گئی ہے۔

(د)ضلع رحیم یار خان میں ڈرگ انسپکٹر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔ڈرگ انسپکٹر کی بھرتی کے لئے مطلوبہ تعلیمی معیار فارمیسی گریجوایشن ہے اور بذریعہ پبلک سروس کمیشن ہوتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2009)

شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

92: مخدوم سید احمد محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے ؟

(ب)ان میں سے کتنی اور کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج)پیرا میڈیکل اور نرسنگ کی کتنی اور کونسی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(د) خالی آسامیوں پر ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور نرسنگ سٹاف کی تعیناتی کب عمل میں لائی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:۔

-1	سپیشلسٹ	44
-2	میڈیکل آفیسرز	198
	کل تعداد	242

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1	سپیشلسٹ	29
2	میڈیکل آفیسرز	43
	کل تعداد	72

تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)پیرا میڈیکل سٹاف اور نرسنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

چارج نرس:۔

چارج نرس اور مڈوائف کی 61 خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے مورخہ 08-11-10 کو بذریعہ انٹرویو 19 امیدواروں کی تقرری عمل میں لائی- موزوں امیدار نہ ملنے کی وجہ سے اس وقت 42 اسامیاں خالی ہیں-

پیرامیڈیکل سٹاف:

پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے مورخہ 04 ور 06 نومبر 2008 کو بذریعہ انٹرویو 24 اسامیاں پر کی گئیں تاہم مناسب امیدوار نہ ملنے کی وجہ سے اس وقت 37 اسامیاں خالی ہیں-

(د) ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے درخواستیں طلب کرلی گئی ہیں- جن کو جمع کروانے کی آخری تاریخ 31-10-2008 تک تھی- ان کی تقرری کے لئے انٹرویو جلد کئے جائیں گے-

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2009)

ضلع رحیم یار خان میں رورل ہیلتھ سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

93: مخدوم سید احمد محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل کتنے رورل ہیلتھ سنٹر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کتنے سنٹرز پر ایکسرے پلانٹ لگائے گئے ہیں، ان پر کل کتنا سٹاف ہے؟

(ج) ان کے لئے سال 2008 کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، تفصیلات بتائی جائیں؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل 19 رورل ہیلتھ سنٹرز ہیں-

(ب) ضلع رحیم یار خان میں کل 18 رورل ہیلتھ سنٹرز پر ایکسرے پلانٹ کی سہولیات موجود ہیں- ماسوائے رورل ہیلتھ سنٹر سہیجہ، رورل ہیلتھ ایکسرے پلانٹ کے لئے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور جلد ہی ایکسرے پلانٹ پرچیز ہو جائے گا اور 18 ریڈیو گرافر (ایکسرے ٹیکنیشنز) کام کر رہے ہیں ایک ایکسرے پلانٹ پر ایک ریڈیو گرافر کام کرتا ہے-

(ج) ضلع رحیم یار خان میں موجود ایکسرے سٹاف کے لئے سال 09-2008 کل فنڈز 1118290 روپے مختص کئے گئے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2009)

لاہور — مقصود احمد ملک

9 فروری 2009 — سیکرٹری

نشان زدہ سوال نمبر 1447 کا جواب

(الف) ایس اینڈ جی اے ڈی کے پول پر درج ذیل سرکاری ملازمین کی رہائشی کالونیاں ہیں:-

1-جی او آر 1 مال روڈ لاہور

2-جی او آر 11 (بہاول پور ہاؤس) لاہور

3-جی او آر 111، شادمان لاہور

4-جی او آر IV ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن، لاہور

5-جی او آر V فیصل ٹاؤن لاہور

6-جی او آر VI، چلڈرن ہسپتال، فیروز پور روڈ لاہور

7-چوبرجی گارڈن اسٹیٹ، ملتان روڈ لاہور

8-پونچھ ہاؤس کالونی، ملتان روڈ لاہور

9-وحدت کالونی، وحدت روڈ لاہور

10-ہما بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

11-پی اینڈ ڈی کالونی، جوہر ٹاؤن لاہور

(ب) یہ درست نہ ہے- سرکاری رہائش گاہیں صرف سرکاری ملازمین کو ہی الاٹ ہوتی ہیں-

(ج) درست نہ ہے کیونکہ الاٹمنٹ پہلے آئیے اور پہلے پائیے کے اصول پر کی جاتی ہے تاہم مجاز اتھارٹی نے قواعد وضوابط میں نرمی کر کے کچھ سرکاری ملازمین کو الاٹمنٹس کی ہیں-

(د) جیسا کہ جزو ب" میں ہے کہ پرائیویٹ لوگوں کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ نہیں ہوتیں-